بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

[illegible]

جلد ۳۳ | ۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش | ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲۶ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ناسازئ طبع کی وجہ سے آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے متعلق اطلاع صہ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں۔

محترمہ امۃ الرسول صاحبہ زوجہ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب چک جھمرہ جو بعمر ۴۸ سال ۲ دسمبر ۱۹۴۴ء کو فوت ہوگئی تھیں اور امانتاً دفن تھیں۔ گزشتہ شب کی گاڑی سے ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ اور آج بعد نماز جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نعش بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی۔ احباب بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

آج شام شیخ احمد اللہ صاحب کی لڑکی بسم اللہ جنت کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جمیں کئی اصحاب کو

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش مطابق ۷ مئی ۱۹۴۵ء

بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

انسان کے اعمال کا محفوظ رہنا

شیخ محمد حسین صاحب جج ریٹائرڈ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ قرآن مجید میں جو آتا ہے کہ هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (جاثیہ) اس کا کیا مطلب ہے کیا واقعہ میں انسان کے سب کے سب اعمال کسی کتاب میں محفوظ کرلئے جاتے ہیں؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ نسخ کے معنے تو یہی ہیں کہ انسان کی ہر بات محفوظ رکھی جاتی ہے خواہ کسی رنگ میں ہو۔ اب جو ریڈیو کے اصول پر جو ایجادات ہو رہی ہیں۔ ان سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ممکن ہے خدا تعالیٰ کی قدرت میں اس بات کا اندازہ رکھا گیا ہو۔ کہ انسان کا ہر فعل عکس کی صورت میں آسمان پر محفوظ کر دیا جاتا ہو۔ جس وقت تک کسی چیز کی حقیقت نہیں کھلتی۔ اس وقت اس کی تاویل کرنی پڑتی ہے۔ مگر اب تو یہ بات بھی خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق معلوم ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی رنگ میں انسان کا فعل عکس کی صورت میں آسمان پر محفوظ رکھا جاتا ہو اللہ تعالیٰ ستار ہے وہ اپنے بندوں کی عیب پوشی فرماتا ہے۔ ورنہ مجھے تو یہ خیال آیا کرتا ہے کہ ممکن ہے قیامت کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کی فلم دکھائی جائے۔ اگر ایسا ہو۔ تو گو انسان پر اس وقت موت تو نہیں آسکتی۔ مگر یہ بھی ایک قسم کی موت ہی ہے۔ کہ اس کے سارے اعمال کی فلم اس کے سامنے پیش کر دی جائے۔ جس کے بعد اس کے لئے کوئی جواب باقی نہ رہ جائے۔

احرار کے مظالم کی تصاویر

جس وقت احرار نے شورش کی۔ اس وقت میں نے جماعت کو حکم دیا تھا۔ کہ اور کچھ نہ کرو۔ صرف اتنا کرو کہ کیمرے اپنے پاس رکھو۔ اور جہاں تم دیکھو کہ احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ اس کی تصویر لے لو۔ ایک دفعہ ایک احمدی لڑکا فوت ہوگیا۔ اسے دفن کرنے کے لئے قبرستان میں لے گئے۔ احرار اس کو دفن کرنے سے روکتے تھے۔ اور پولیس ان کی تائید کر رہی تھی۔ مثلاً احرار میں سے ایک آدمی آگے بڑھ کر قبر کی جگہ پر لیٹ جاتا تھا۔ اور سامنے تھانیدار کھڑا تھا۔ مگر وہ اسے روکتا نہیں تھا۔ میرے حکم کے ماتحت احمدیوں نے اس کا فوٹو لے لیا جب عدالت میں مقدمہ پیش ہوا تو پولیس نے بیان دیا۔ کہ ہم نے احرار کو روکا تھا۔ لیکن جب وہ فوٹو پیش کیا گیا۔ تو تھانیدار اتنا گھبرایا۔ کہ کہنے لگا میں نہیں پہچانتا یہ میری تصویر ہے۔ گو مجسٹریٹ ہمارے خلاف تھا۔ اور اس نے ہمارے دو آدمیوں کو سزا بھی دی۔ جو اوپر جا کر بری ہوگئے۔ مگر اس وقت تھانیدار کا یہ جواب سنکر وہ ہنس پڑا۔ اور کہنے لگا میں تو پہچانتا ہوں کہ یہ آپ کی تصویر ہے۔ آپ کیوں نہیں پہچانتے؟

انسان کے اعمال کی فلم

تو جس طرح تصویری ریڈیو پر تصویر بھی نظر آتی ہے۔ اور آواز بھی سنائی دیتی ہے۔ اب اگر اسی طرح بولتی ہوئی فلم آسمان پر بھی محفوظ ہو۔ اور قیامت کے دن وہ انسان کے اعمال کی فلم اس کے سامنے پیش کی جائے۔ تو وہ اس کا کیا جواب دیگا۔ یہاں دنیا میں تو ایک شخص کسی کو گالیاں دیتا ہے۔ اور قاضی کے پاس جا کر انکار کر دیتا ہے۔ کہ میں نے کوئی گالی نہیں دی مگر خدا تعالیٰ کے پاس تو سب سامان موجود ہیں۔ وہ فرمائیگا۔ کہ اس طرح تم نے گالیاں دیں۔ اور اس طرح قاضی کے پاس جا کر انکار کر دیا۔ لو اب اصل واقعہ کی فلم ہم تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جب فلم پیش کی جائے گی تو وہ دیکھیگا۔ کہ اس کی اپنی تصویر سامنے کھڑی بول رہی ہے۔ اور اس کے مونہہ سے مغلظات نکل رہی ہیں۔ اور پھر وہ قاضی کے پاس جا کر ان کا انکار کر رہا ہوگا۔ جب یہ سب کچھ اس کے سامنے آئیگا۔ تو وہ اس کا کیا جواب دیگا؟ چونکہ یہ گناہوں کا زمانہ تھا۔ اس لئے گناہوں سے روکنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اس قسم کی ایجادیں کرا دیں۔ تاکہ وہ انسانوں کو بتائے کہ دیکھ لو ہمارے پاس یہ سامان بھی موجود ہیں۔ ان کے ذریعہ تمہاری ہر حرکت ریکارڈ میں آسکتی ہے۔ تم ہزار انکار کرو۔ اس سے کچھ نہیں ہوگا۔ باقی یوں نشانات بھی ہوتے ہیں۔

کئی بیماریوں کی ظاہری علامات

کئی بیماریوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ظاہری نشانات سے ان کا پتہ لگ جاتا ہے۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمیں طب پڑھایا کرتے تھے۔ تو آپ بعض بیماریوں کی ظاہری علامات بتایا کرتے تھے مثلاً بعض نوجوانوں کو جوانی میں اپنے ہاتھ سے فعل بد کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ آپ بتایا کرتے تھے۔ کہ اس کی یہ علامت ہے جو انسان کے جسم پر ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح بواسیر کے متعلق بغیر اس کے کہ بواسیر والا بتائے آپ ظاہری علامات دیکھ کر بتا دیا کرتے تھے۔ کہ اسے بواسیر ہے۔ اسی طرح اور کئی بیماریاں ہیں۔ جن کا ظاہری علامات سے پتہ لگ جاتا ہے۔ مثلاً سل ہے خواہ ابھی ظاہر نہ ہوئی ہو۔ مگر بعض علامتوں سے اس کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اور بھی بہت سی بیماریاں ایسی ہیں۔ جن کا ظاہری علامتوں سے پتہ لگ جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتایا کرتے تھے۔ کہ دو تین مہینے کا حمل ہو۔ تو آپ پیشاب دیکھ کر بتا دیتے تھے۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلئے

خاص دعاؤں کی ضرورت

ازصاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قادیان ۲۵ رمئی (۱۰ بجے شب) حضور کی طبیعت بفضل خدا کل سے بہتر ہے الحمد للہ پاؤں کے درد میں کافی کمی ہے۔ اور اب حضور بغیر زیادہ درد محسوس کئے ٹہل سکتے ہیں۔ درجہ حرارت خدا کے فضل سے نارمل ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

کیا؟

آپ تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کا اپنا وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو ۳۱ رمئی سے پہلے پہلے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کریں۔ تا آپ بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں میں شامل ہو جائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

آپ ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے کہ جموں میں آپ کا ایک مخالف تھا جو آپ کی شہرت اور قابلیت کی وجہ سے آپ سے حسد رکھتا تھا جب آپ یہ فرماتے کہ دو تین مہینہ کا حمل ہو تو میں پیشاب دیکھ کر بتا سکتا ہوں تو وہ کہتا یونہی بات بنائی ہوتی ہے۔ یہ کوئی فن نہیں۔ ایک دفعہ اس نے شرارت کی کہ ایک حاملہ عورت کا قارورہ لاکر اسے اپنی طرف سے پیش کیا کہ یہ میرا پیشاب ہے۔ اسے دیکھ کر بتائیں مجھے کیا بیماری ہے۔ آپ نے اسے دیکھا تو آپ نے پہچان لیا کہ یہ حاملہ عورت کا قارورہ ہے۔ چونکہ آپ اس سے بے تکلف تھے کہنے لگے او بدمعاش پہلے یہ بتا تجھے حمل کب سے ہے؟ یہ سنکر وہ بہت شرمندہ اور ذلیل ہوا۔ تو ایسے فن والے بھی ہوتے ہیں۔ یہاں بھی شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پت والے ہیں۔ وہ چاول پر سورہ اخلاص لکھ دیتے ہیں۔ اب اگر انسان چاول پر اتنا لمبا مضمون لکھ سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو ہر چیز پر قادر ہے وہ انسان کے ناخنوں پر انسانی اعمال کی تاریخ نہیں لکھ سکتا؟

مومن پر فرشتوں کا نزول

شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ سب جج نے کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ۔ کہ مومن کی یہ علامت ہے کہ اس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اب اگر کسی پر فرشتے نازل نہ ہوں تو اس کے لئے تو بڑا خطرے کا مقام ہے۔ کیا ہر ایک مومن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اصل چیز تو اطمینان ہے۔ اور اطمینان حاصل ہونے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔ ایک چیز کا ایک اعلیٰ مقام ہوتا ہے اور ایک معمولی مقام ہوتا ہے۔ اطمینان کا معمولی مقام یہ ہے کہ فرشتہ انسان کے قلب پر یا دماغ پر تسلی نازل کرتا ہے۔ یا کسی انسان کو عقلی دلائل سے تسلی ہو جاتی ہے۔ پھر اطمینان کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ انسان اپنے ہمسایہ سے جو کامل ہوتا ہے۔ اور اس پر الہام نازل ہوتا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا کلام سن لیتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک مومن اس اعلیٰ معیار پر قائم ہو کہ اس پر خدا تعالیٰ کا الہام کلام کی صورت میں نازل ہو۔ بلکہ کچھ انسان ایسے مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کے قلب پر تسلی نازل ہوتی ہے۔ یا دلائل اور براہین سے انہیں اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے۔ کہ اس کے ہمسایہ پر خدا تعالیٰ کا الہام کلام کے رنگ میں بھی نازل ہوتا ہو۔ جو اس بات کا ثبوت ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کلام کرتا ہے۔ یوں تو گاندھی جی بھی کہتے ہیں۔ کہ میرے ساتھ خدا بولتا ہے۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کا کوئی کلام پیش نہیں کرتے جو ان پر نازل کیا ہو بلکہ وہ اپنے خیال کا نام ہی الہام رکھ لیتے ہیں لیکن ہم تو ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم سے بولتا ہے۔ اور ہم لفظی الہام بھی لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کس طرح کلام کرتا ہے

ایک دوست نے عرض کیا کہ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ بولنے کے لئے گلا اور زبان ضروری ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ کا بھی گلا اور زبان ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اس طرح تو پیدا کرنے کے لئے ہاتھ بھی ضروری ہے۔ لیکن جب وہ پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے ہاتھوں کے قائل نہیں تو پھر کلام کرنے کے لئے وہ کیوں سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا گلا یا زبان ضروری ہے۔ جو خدا کا منکر ہے۔ اس سے تو یہ بحث بعد میں ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے لئے کلام کرنے کے لئے گلا ضروری ہے یا نہیں۔ اس سے تو پہلے ہماری یہ بحث ہوگی۔ کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ یا نہیں۔ لیکن کچھ بے وقوف ایسے بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کے تو قائل ہیں اور مانتے ہیں کہ اس دنیا کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ مگر الہام کے منکر ہیں۔ ان سے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر گلے اور زبان کے بغیر کلام کرنا عقل کے خلاف ہے۔ تو پھر ہاتھ کے بغیر پیدا کرنا بھی تو عقل کے خلاف ہے۔ جب وہاں پیدا کرنے کے لئے تم خدا تعالیٰ کے ہاتھ کے قائل نہیں۔ تو یہاں کلام کرنے کے لئے بھی گلے یا زبان کی ضرورت نہیں۔ در اصل ہم یہ نہیں کہتے کہ خدا تعالیٰ اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح بندہ کرتا ہے۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آواز پیدا کرتا ہے خدا تعالیٰ کی کوئی مخصوص زبان نہیں بلکہ کبھی وہ سنسکرت میں کلام کرتا ہے کبھی عبرانی میں کلام کرتا ہے۔ اور کبھی عربی میں کلام کرتا ہے۔ اور اس کلام کے لئے ہم خدا تعالیٰ کے گلے یا زبان کے قائل نہیں۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان الفاظ کو خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں یہ فضول بحث شروع ہو گئی کہ قرآن مجید مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔ اور ازلی ہے یا حادث۔ حالانکہ یہ بالکل لغو بحث تھی کیونکہ جہاں تک بندے کا تعلق ہے۔ اس لحاظ سے یہ خدا کی کہی ہوئی چیز ہے۔ اور اس وقت پیدا ہوئی جب یہ نازل ہوئی اور جہاں تک علم الٰہی کا تعلق ہے یہ چیز ہمیشہ سے ہے۔ پس جنہوں نے کہا کہ قرآن مجید ازلی ہے۔ انہوں نے بھی غلطی کی۔ کیونکہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پہلے یہ چیز بنی نوع انسان کے سامنے نہیں تھی۔ جب خدا تعالیٰ نے کلام کی صورت میں اسے نازل فرمایا اس وقت یہ دنیا کے سامنے آیا۔ اور جنہوں نے کہا کہ قرآن مجید حادث ہے انہوں نے بھی غلطی کی۔ کیونکہ جہاں تک خدا تعالیٰ کے علم ذاتی کا تعلق ہے۔ یہ چیز ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کے علم میں تھی پس قرآن مجید ایک جہت سے ازلی ہے۔ اور ایک جہت سے حادث ہے۔ یہ ایک لغو اور فضول بحث تھی جس نے لمبے عرصہ تک مسلمانوں میں تباہی اور تفرقہ پیدا کیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں جو آتا ہے کہ مسّنی الشیطان بنصب و عذاب اس سے کس قسم کی تکلیف مراد ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا اسی قسم کی تکلیف تھی جس قسم کی تکلیفیں شیطان انبیاء کو پہنچایا کرتا ہے۔ روحانی طور پر تو صاف قرآن مجید میں آتا ہے کہ لیس لک علیہم بسلطان۔ کہ روحانی لحاظ سے شیطان کا ان کے اندر تزلزل کا پیدا کر دینا ناممکن ہے

پس معلوم ہوا کہ یہ مس شیطان دوسری قسم کا ہے۔ جب کہ سانپ کے متعلق بھی شیطان کا لفظ آتا ہے۔ تو اس تکلیف سے ظاہری تکلیف مراد ہے۔ انبیاء کو تکالیف دینے والے لوگ شیطان کے قائمقام ہوتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دشمن بھی شیطان تھے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمن بھی شیطان تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن بھی شیطان تھے۔ آیا وہ آپ کو دکھ دیتے رہے یا نہیں۔ تو انبیاء کے مخالف اور ان کو دکھ دینے والے شیطان ہی تھے شیطان نے کسی نبی کو نہیں چھوڑا۔ جس کو دکھ نہ دیا ہو۔ مگر جس مس شیطان سے انبیاءؑ پاک ہوتے ہیں۔ وہ روحانی ہے روحانی لحاظ سے شیطان ان کے اندر کوئی تنزل پیدا نہیں کر سکتا۔ اور جہاں تک جسم کا تعلق ہے۔ شیطان ہمیشہ سے انبیاءؑ کو دکھ دیتا آیا ہے۔

زیور کی صورت میں جائداد کا حصہ دینا

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کو زیور وغیرہ کی صورت میں جائداد کا حصہ دے دے۔ تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ چونکہ انگریزی قانون لڑکیوں کو حصہ نہیں دلاتا۔ اس لئے جب تک کوئی ایسا قانون نہ بن جائے۔ کہ لڑکیاں جبراً اپنا حصہ لے سکیں۔ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں باقاعدہ حساب کر کے لڑکی کو زیور وغیرہ کی صورت میں جائداد کا حصہ دے دے۔ تو یہ جائز ہے۔ کہ تمہارے حصہ کی اتنی جائداد بنتی ہے۔ اتنی قیمت کا زیور لے لو۔ باقی زندگی میں جائداد کا حصہ دینا شرعی مسئلہ نہیں۔ کیونکہ اگر باپ کی زندگی میں لڑکی فوت ہو جائے تو اس کے لئے خطرہ ہے۔ کہ جو حق شریعت نے (باپ کی زندگی میں) لڑکی کے لئے مقرر نہیں کیا تھا۔ وہ حق اس نے لے لیا۔ پس یہ احتیاط صرف اس صورت میں جائز ہے۔ کہ جب یہ خطرہ ہو۔ کہ باپ کے مرنے کے بعد لڑکے بہنوں کو حصہ نہیں دینگے۔ اس صورت میں اگر باپ باقاعدہ حساب کر کے جتنا حصہ بنے۔ اتنے کے زیور دے دے تو یہ کوئی بُری بات نہیں۔ بلکہ اچھی بات ہے۔ وہ تبھی ایسا کرتا ہے۔ کہ وہ ڈرتا ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد لڑکے کمزوری دکھائینگے۔ اور لڑکیوں کو حصہ نہیں دینگے۔ موجودہ قانون کے لحاظ سے اگر ایک لڑکا بھی بہن کو حصہ دینے سے انکار کر دے تو لڑکی کو حصہ نہیں مل سکتا۔ بلکہ خود گورنمنٹ کے افسر حصہ دینے میں روک بنتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے۔ تو جائداد کی تقسیم کے موقعہ پر تحصیلدار یہاں آیا۔ اس نے ہم تین بھائیوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا ہماری دو بہنیں بھی ہیں۔ ان کے نام بھی لکھو۔ اس نے کہا ان کو قانون حصہ نہیں دلاتا۔ میں نے کہا اگر قانون ان کو حصہ نہیں دلاتا۔ تو پھر ہم بھی نہیں لیتے۔ چنانچہ پھر اس نے ہماری دونوں بہنوں کے بھی نام لکھے اور

یوم الوصال

(۲۶ رمئی)

یاد ہے چھبیس مئے ہاں یاد ہے
میرے ہادی کا جمالِ جانفروز
نور ان آنکھوں کا اور دل کا سرور
محسنِ اعظم۔ مزکّی۔ مقتدا
جس کی روحانی توجہ کی طفیل
ساقیٔ خمخانۂ توحیدِ حق
جس کی بیعت میں نجاتِ اخروی
جس کا ہر ارشاد ہے ارشادِ حق
اس خدا کے برگزیدے پر سلام
موتِ عیسیٰؑ میں ہے عالم کی حیات
دین۔ دنیا پر مقدم سب کریں
جو ہدایت اس نے دی وہ خوب دی
مرحبا۔ صلّ علےٰ۔ شانِ حضور
اے سرورِ جان و دلم بر تو فدا
یک نظر فرما بحالِ زارِ ما
باغباں جلدی پہنچ امداد کو

یاد ہیں اس کی یہ دل ناشاد ہے
مجھ سے پوشیدہ ہوا۔ فریاد ہے
جس سے یہ دُنیا مری آباد ہے
پیشوائے خلق۔ کُل استاد ہے
پیش پا افتادہ۔ ہر افتاد ہے
جس کا فیض عام لاتعداد ہے
اور اطاعت دین کی بنیاد ہے
جس کا بندہ۔ بندۂ آزاد ہے
ملک میں ہر قوم کا جو ہاد ہے
یہ یقیں ہر غلبے کی بنیاد ہے
اس ہدایت پر ہمارا صاد ہے
اور اسی میں راحتِ افراد ہے
مسیحِ موعود اس کی یاد ہے
تو جمالِ عالمِ ایجاد ہے
کفر پھر آمادۂ بیداد ہے
در پئے آزار پھر صیاد ہے

دوحۂ ایماں زمینِ قلب میں
بار آور ہو تو اکمل شاد ہے

آکمل عفا اللہ عنہ

بزم حسن بیان کا انعامی تقریری مقابلہ

قادیان ۲۵ رمئی۔ شعبۂ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام بزم حسن بیان کا پہلا انعامی تقریری مقابلہ چودھری مشتاق احمد صاحب نائب صدر مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں کل بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں ہوا۔ آٹھ مجالس کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول و مکرم سید فضل احمد صاحب پروفیسر ٹی۔ آئی کالج اور مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مہتمم خدمت خلق نے جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ چودھری عبد السلام صاحب اختر حلقہ دار الفضل اول۔ مولوی جلال الدین صاحب قمر حلقہ مسجد فضل دوم اور چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر حلقہ مسجد مبارک سوم رہے۔ صدر محترم کے ریمارکس اور عہد نامہ دہرانے اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ خاکسار صدر الدین نائب مہتمم تعلیم

غلطی کا اعلان

۲۶ رمئی کے الفضل میں "جنگ عظیم کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئیاں" کے عنوان سے مولوی محمد سلیم صاحب کی جو تقریر شائع ہوئی ہے۔ اس کے آخر میں ضمنی عنوان "گیارھواں رویا" اور "بارھواں رویا" غلطی سے شائع ہوئے ہیں۔ ان کے تحت میں جو مضمون درج ہے۔ اس میں کسی رویا کا ذکر نہیں۔ یہ غلط عنوان میری نادانی سے چھپ گئے ہیں جنکا مجھے بے حد افسوس ہے۔ منیر احمد ونیس اسسٹنٹ ایڈیٹر

میٹرک میں سائنس کا مضمون لینے والے واقفین کو اطلاع

ایسے واقفین زندگی کا جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان سائنس کے مضمون کے ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے یا کسی باہر کے سکول سے دیا تھا۔ آئندہ تعلیمی کورس کے فیصلہ کے متعلق ایک ابتدائی انٹرویو مارچ میں ہو چکا ہے۔ لیکن آخری فیصلہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے بعد دوبارہ انٹرویو کرنے پر کیا جائیگا۔

لہٰذا ایسے واقفین کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے سے ایک روز پہلے دار الامان قادیان پہنچ جائیں۔ اور اپنے آنے کی اطلاع اور اپنی جائے رہائش کا پتہ دفتر تحریک جدید میں کر دیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تازہ سفر ولایت

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اب کے اپنے طور پر اپنی صحت کی بحالی کے لئے ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ لیکن آپ کی اعلیٰ شخصیت آپ کی غیر معمولی قابلیت آپ کی معاملہ فہمی اور حق گوئی کے پیش نظر آپ کے اس سفر سے بھی اہم اور پیچیدہ ملکی مسائل کے حل ہونے کے قیاسات کا اظہار ہو رہا ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ جناب چوہدری صاحب موصوف کو کامل صحت و تندرستی عطا کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے ملک کی خدمات بجا لانے کا موقع بخشے دہلی کے بااثر اخبار ہندوستان ٹائمز (دہلی) نے آپ کے تازہ سفر ولایت پر جو مضمون لکھا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ویول مشن کے نتائج کے متعلق جو قیاسات کئے جا رہے تھے ان میں سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی لندن میں اچانک آمد سے سرگرمی پیدا ہوگئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سر ظفر اللہ خان صاحب کا سفر ہندوستان کے متعلق موجودہ مباحث میں بہت کچھ ممد و معاون ہوگا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دو ماہ قبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسٹر ایمری وزیر ہند سے ایک لمبی ذاتی ملاقات کی جس میں وزیر ہند چوہدری صاحب کی لیڈروں کی رائے اور ہندوستان کے سیاسی ڈیڈ لاک کو ختم کرنے کے لئے پرزور تحریک سے متاثر ہوئے۔

سر ظفر اللہ خان صاحب نے کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس کے نمائندوں کے لیڈر ہونے کی حیثیت سے اپنی اس تجویز کی وجہ سے برطانوی اخبارات میں ایک ہیجان پیدا کر دیا تھا۔ کہ جاپان کے خلاف جنگ کے خاتمہ کے بارہ ماہ تک اگر ہندوستانی کوئی متحدہ مطالبہ کریں تو اس کے مان لینے کا حکومت برطانیہ ابھی اعلان کر دے۔ لیکن اگر ہندوستانی اس قسم کا کوئی سمجھوتہ نہ کر سکیں۔ تو برطانیہ ہندوستان میں زیادہ تر آبادیات پر منتج ہونے والے آئین جاری کر دے۔ جو اس وقت تک جاری رہیں۔ جب تک کہ ہندوستانی متحد ہو کر خود اس میں ترمیم نہ کریں۔

اس امر کے متعلق پر جوش خیال قدامت پسندوں کے رویئے کا ذکر کرتے ہوئے ٹائمز لنڈن لکھتا ہے۔ اگر مناسب باہمی سمجھوتہ کو برطانیہ کے خلاف پھیلنے والے جذبات کی جگہ نہ دی گئی۔ تو یہ جذبات اس حد تک پہنچ سکتے ہیں۔ کہ جنگ کے بعد برطانیہ اور ہندوستان کے ان تعلقات کو تباہ کر دے جو عالم بعد از جنگ میں دونوں ملکوں میں قائم ہونے چاہئیں اور جن پر دونوں ملکوں کے مستقبل اور عالم تحفظ کا اس قدر دار ہے۔

برطانیہ کے مختلف مفکرین اور سیاستدانوں نے ٹائمز اور دیگر اخباروں کے کالموں میں اس مسئلہ کے متعلق سیر کن بحث کی۔ اور فی الحقیقت سر ظفر اللہ خان صاحب کی تجاویز پر ہندوستان کی نسبت برطانیہ میں زیادہ سنجیدگی سے غور کیا گیا

ان لوگوں میں سے اکثر نے جنہوں نے اس بحث میں حصہ لیا۔ اس یقین کا اظہار کیا کہ کرپس کی تجاویز کے متعلق برطانیہ کی موجودہ پالیسی یعنی "سب لیا یا سب چھوڑو" میں جنگ کے دوران میں اور جنگ کے بعد ہندوستان کے مطالبے سے تعلقات خراب کرنے کے خطرات سے پر ہے۔ برطانوی نامہ نگاروں نے دو تجاویز پیش کی ہیں۔ اول مکمل طور پر ہندو کو اختیارات دینے کے سلسلہ میں برطانیہ کو ہندوستان کی طرز حکومت میں بتدریج تبدیلی شروع کر دینی چاہئیے۔ دوئم حکومت برطانیہ کی فرقہ وارانہ سوالات کے حل پر دوسرے زاویہ نگاہ سے اس احساس کے ماتحت غور کرنا چاہئیے۔ کہ یہ اختلافات ہندوستانی سیاستدانوں کے علاوہ برطانوی سیاستدانوں کے لئے بھی موجب ملامت ہیں۔ گزشتہ دو ماہ سے برطانیہ کے لوگوں میں اس قسم کے شدید جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا میں امن قائم رکھنے کے لئے ہندوستان کا اتحاد ایک بنیادی پتھر کا کام دیگا۔ نیز یہ کہ صرف متحدہ ہندوستان ہی آئندہ کی حفاظتی سکیم میں موثر ہو سکتا ہے۔

برطانیہ کے سیاستدان کوئی حل تلاش کرنے کے لئے سر ظفر اللہ خان صاحب ایسے لوگوں سے مشورہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو کسی خاص سیاسی پارٹی سے گہرا تعلق نہیں رکھتے

بہرکیف سر ظفر اللہ خان صاحب کے سفر ولایت پر ان کی مجوزہ تجاویز کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ برطانیہ کے ہندوستان کو خود مختاری کے وعدے کے لئے وقت کی تعیین ہو جانی چاہیئے۔ نیز یہ کہ جاپانیوں سے جنگ ختم ہونے پر ایک سال تک کا وقت ایک معقول مدت ہے۔ دہلی میں عام طور پر خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ طرز حکومت میں تبدیلی یقینی ہے۔ نیز یہ کہ برطانیہ کو اپنے مفاد کے پیش نظر جلد کوئی قدم اٹھانا چاہیئے۔ (منیر احمد وینس اسسٹنٹ ایڈیٹر)

چند خواب

سیدی و آقائی حضرت امیر المومنین مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پیارے آقا! دل میں بار بار تحریک پیدا ہونے پر چند خواب حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

(۱)

۱۹۳۸ء میں عاجز نے دیکھا کہ عاجز دارالعلوم میں بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے شہر کو جانیوالی سڑک پر مرزا برکت بیگ صاحب کے مکان کے پاس جا رہا تھا کہ شمال کی طرف سے ایک ہوائی جہاز نیچے کی طرف آتا اور لوگوں پر باز کی طرح جھپٹتا دیکھا۔ اسکا سامنے کا حصہ چیل کی شکل کا تھا۔ آجکل ہوائی جہازوں کی شکل سامنے سے مچھلی یا شپید وغیرہ کی طرح بنائی جاتی ہے۔ مگر ان دنوں مجھے کوئی وہم بھی نہ تھا کہ اس شکل کا ہوائی جہاز بنتا یا ہو سکتا ہے۔ پیارے آقا حیران کر دینے والی بات یہ تھی کہ وہ جہاز اسی طرح زمین کے قریب آتا کہ جیسے چیل مرغی کے بچوں کو اٹھانے آتی ہے۔ جب لوگ اسے دیکھ کر چھپنے کے لئے دوڑتے تو اس نے دوڑنے والوں کو پکڑنے کی خاطر دو تین حرکات دائیں بائیں بھی کیں جیسے کاغذ کی پتنگ ہوا میں بلبلایا کرتی ہے) مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ ہوائی جہاز کسی شخص کو بھی پکڑ نہ سکا۔ خواب میں میں اسے روس کا جہاز سمجھتا تھا۔ میری آنکھ کھل گئی اور اسے میں نے واپس جاتے نہیں دیکھا۔ اب عاجز یہ سمجھتا ہے کہ یہ خواب روس کی مذہب کے خلاف جدوجہد کے بارہ میں ہے واللہ اعلم۔

(۲)

۱۹۳۹ء میں جب عاجز افریقہ میں تھا خواب میں دیکھا کہ جلسہ سالانہ کے دن ہیں جلسہ ہو رہا ہے۔ حضور پرنور مصلح موعود ایدہ اللہ جلسہ گاہ کے مغربی دروازہ کے سامنے کسی سے گفتگو کر رہے ہیں حضور کے دست مبارک میں ایک سرخ خوبصورت اور تندرست گھوڑے کی باگ ہے۔ عاجز کو اسی وقت سے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اولوالعزم آقا کے ہاتھ میں مغرب کی کسی زبردست حکومت کی باگ دیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۳)

اکتوبر ۱۹۴۳ء میں عاجز کو خواب میں قرآن پاک دکھایا گیا۔ آواز آئی۔ دس۔ گیارہ۔ بارہ۔ دل میں تفہیم ہوئی کہ پاروں کے نمبر بتلائے گئے ہیں پھر ایک ہاتھ دکھائی دیا اور اس نے قرآن پاک کو کھول کر ایک جگہ ایک نشانی رکھدی۔ آواز آئی دس۔ تفہیم ہوئی دسویں پارہ میں نشانی رکھی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خواب تحریک جدید کے بارہ میں تھی۔ اور اس میں ۱۰-۱۱-۱۲ تحریک جدید کے تین سالوں کو خاص اہمیت دی گئی تھی۔ اور دس کے مقام پر نشانی رکھنے سے مراد۔ اس مبارک تحریک کے دسویں سال میں خاص فضل ربانی یعنی حضور کو مقام مصلح موعود کا عطا ہونا تھا۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ یہ خواب عاجز نے اسی طرح دیکھا۔

(۴)

سیدی۔ پندرہ بیس روز ہوئے عاجز نے خواب میں دیکھا کہ عاجز انگلینڈ میں ہے۔ اور ایسی جگہ کھڑا ہے۔ جو شہری علاقہ میں نہیں اور غالباً ایسی جگہ ہے جو کھیتوں اور گاؤں کے درمیان چراگاہ وغیرہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ جگہ ہموار نہیں۔ کوئی انسان نہیں دیکھا۔ ہاں نہایت خوبصورت موٹی تازی۔ دودھ سے لدی ہوئی۔ ولایتی گائیں جاتی دیکھیں ایسے مویشی کم از کم میں نے تو اپنی زندگی میں نہیں دیکھے میں ان کی بے نظیر صحت اور کثرت دودھ سے سخت متعجب تھا۔ یہاں تک کہ ٹکٹکی لگائے انہیں دیکھتا رہا۔ گائیں دورنگی تھیں۔ جیسی عموماً ولایتی گائیں ہوا کرتی ہیں۔ بڑے بڑے سفید و گہرے سرخ رنگ کے داغ تھے۔ وہ ایک دوسری سے اس قدر نزدیک ہو کر چلتی تھیں۔ کہ ان میں خلا نظر نہیں آتا تھا۔ وہ پانچ سات تھیں یعنی پانچ سے یقیناً زیادہ اور سات سے زیادہ نہ تھیں ایک تو وہ ایک دوسری سے جڑ کر چلتی تھیں۔ دوسرے مجھے ان کی صحت اور خوبصورتی کی طرف ہی خیال تھا۔ لہذا باقاعدہ گننے کا خیال تک خواب میں نہ آسکا۔ آخر میں ایک آواز سنائی دی جو میں سمجھا کہ کسی انگریز کی آواز تھی۔ اس کا پورا فقرہ تو یاد نہیں رہا۔ ہاں شروع یوں ہوا۔ "اگر ہمیں ان کا پہلے علم ہوتا تو"۔

(ان الفاظ کے آگے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ رقم فرمائے)

"جنگ کے سالوں کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے علم ہوتا۔ تو تیاری کرتے۔"

میرے پیارے آقا میں نے اپنی کمزور عقل و روح کے مطابق تعبیر کی ہے۔ اصل تعبیر اللہ تعالیٰ اور اسکا خلیفہ بہتر جانتے ہیں۔ حضور کی مصروفیتوں کا خیال کر کے لکھ کر تعبیر کرنے سے گھبراتا رہا۔ مگر دل کے مجبور کرنے پر عرض کرنا ضروری سمجھا۔ حضور کا ادنیٰ ترین غلام۔ خاکسار چوہدری عنایت اللہ ملتفت ننگل

تردید کفارہ از روئے بائیبل

عیسائیت کی بنیاد تین باتوں پر ہے (۱) الوہیت مسیح۔ تثلیث اور کفارہ۔ کفارہ کے لفظی معنے ڈھکنا یا ڈھانپنا ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں۔ تمام لوگ پیدائشی گنہگار ہیں۔ مسیح علیہ السلام بے باپ تھے۔ اس لئے بے گناہ پیدا ہوئے۔ اور قربان ہو کر سب کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ مگر یہ عقیدہ عقل۔ نقل اور صحف سماویہ کے صریح خلاف ہے۔ خود بائیبل بھی اس کے خلاف ہے۔ جیسا کہ ذیل کے حوالجات سے ظاہر ہے۔

(۱) حزقیل ۱۸ "خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ کہ تم اسرائیل کے حق میں کیوں یہ مثل کہتے ہو۔ کہ باپ دادا نے کچے انگور کھائے۔ اور اولاد کے دانت کھٹے ہوئے۔ الخ

آیت ۲۰۔ "جو جان گناہ کرے گی۔ وہی مریگی۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ (لا تزر وازرۃ وزر اخرىٰ۔ القرآن)

(۲) یرمیاہ ۳۱/۳۰۔ "ہر ایک اپنی ہی بدکرداری کے سبب مریگا۔ ہر ایک جو کچے انگور کھاتا ہے۔ اسی کے دانت کھٹے ہوں گے۔"

(۳) متی ۶/۹ تا ۱۲ "پس تم اس طرح دعا کیا کرو۔ کہ اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے۔ تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے۔ زمین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے۔ تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔ بلکہ برائی سے بچا۔ کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین۔" اس دعائے ربانی اور عبادت سے کفارہ کا عقیدہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر کفارہ کی وجہ سے سب گناہ معاف ہو گئے۔ تو پھر یہ دعا کرنے کی کیا ضرورت باقی رہی۔

(۴) متی ۲۷/۴۶ اگر حضرت مسیح اپنی خوشی سے کفارہ قبول کرتے۔ تو صلیب پر کیوں پکار پکار کر کہتے۔ ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ معلوم ہوا۔ جبراً صلیب دیئے گئے تھے۔ نہ کہ خود کفارہ گناہوں کا ہوئے۔ ڈاکٹر سٹینٹن صاحب تفسیر متی ۲۷ پر لکھتے ہیں۔ "یسوع کے کلمات میں سے جو اس نے صلیب پر بولے۔ یہ چوتھا کلمہ تھا۔ معنی اور موقعہ کے لحاظ سے یہ مرکزی الفاظ ہیں۔ جن میں کہ کفارہ کا بھید پنہاں ہے۔" حالانکہ اسی دعا سے بطلان کفارہ ثابت ہے۔

(۵) متی ۷/۹ تا ۱۱ "تم میں ایسا کونسا آدمی ہے۔ کہ اگر اس کا بیٹا اس سے روٹی مانگے۔ تو وہ اسے پتھر دے۔ یا اگر مچھلی مانگے۔ تو اسے سانپ دے۔"

(۶) متی ۱۸/۲۱ تا ۳۵ سات بار نہیں ستر دفعہ معاف کر کفارہ کی ضرورت نہیں۔

(۷) لوقا ۱۵/۱۱ تا ۳۲۔ ایسے باپ سے کون محبت کریگا۔ جو بلا قصور بیٹے کو گنہگاروں کے بدلے میں مروا ڈالے۔ کیا یہ رحم ہے۔ نہیں۔ خدا رحمان ہے۔ وہ بلا مبادلہ گنہگار کو معاف کر سکتا ہے۔ فافہم و تدبر۔

(۸) اعمال ۲/۳۱ (روح) یعنی الوہیت۔ صلیب پر مر جائے۔ تو الوہیت ناقص ہوئی۔

(۹) یوحنا ۸/۱۲۔ دنیا کا نور میں ہوں۔ جو میری پیروی کریگا۔ وہ روشنی پائیگا۔

(۱۰) یوحنا ۱۵/۱۳ تا ۱۵ "اس سے زیادہ کوئی شخص محبت نہیں کرتا۔ کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے۔ جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں۔ اگر تم اسے کرو۔ تو میرے دوست ہو۔" پیروی کرنے اور حکم ماننے کے لئے کہا گیا ہے۔ نہ کہ کفارہ پر ایمان لانے کے لئے۔ یعنی حضرت مسیح نے فرمایا۔ کہ اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو۔ تو میرے محبوب ہو سکتے ہو۔

(۱۱) "ہر شخص اپنے ہی بوجھ اٹھائیگا۔" (گلتیوں ۶/۵)

(۱۲) "جو عورت سے پیدا ہوا۔ وہ کیونکر پاک ٹھہرے۔" (ایوب ۲۵/۴ و ۱۵/۱۴)

غرض کفارہ قانون قدرت اور عقل کے خلاف ہے۔ مشاہدہ ہے۔ کہ دنیا میں چھوٹی چیز بڑی چیز پر قربان ہوتی ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ "دنیا کا منجی" دنیا کے لوگوں کے لئے کفارہ ہو جائے۔ پھر حضرت مسیح سے پہلے لاکھوں پتی اور بے شمار مخلوقات ہوئی ہے۔ ان کے لئے کون کفارہ ہوا۔ پھر سب سے ضروری اور آخری بات یہ ہے۔ بائیبل میں اس عقیدہ کا کہیں ذکر تک نہیں۔ (خاکسار محمد ابراہیم واقف)

دینیات کلاس ——— خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبۂ تعلیم کے زیر اہتمام قادیان میں میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کے لئے ایک دینیات کلاس کھولی گئی تھی۔ جو ۲۰ر اپریل سے ۱۰ر مئی تک جاری رہی۔ اس کا انتظام خاکسار کے سپرد تھا۔ مولوی صدر الدین صاحب واقف زندگی نائب منتظم تھے۔ ان بیس دنوں میں مندرجہ ذیل اساتذہ نے مندرجہ ذیل کام کیا۔ پڑھائی صبح آٹھ بجے سے لیکر ۱۲ بجے تک تعلیم الاسلام کالج میں ہوتی تھی۔ عام لیکچر بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں ہوتے تھے۔

۱۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے ذمہ قرآن کریم کا تیسرا اور تیسواں پارہ پڑھانا تھا۔ تیسرا پارہ معہ تفسیر مکمل ہو گیا۔ اور کچھ سورتیں درمیانی آخری سپارے کی پڑھائی گئیں۔

۲۔ مولوی نور الحق صاحب انور واقف زندگی کے سپرد عربی بول چال اور صرف نحو تھی۔ عربی بول چال کی مشق کرائی گئی۔ اور صرف کے ابتدائی قواعد مثلاً فعل۔ ماضی۔ مضارع اور امر کی گردانیں۔ فعل مضارع کے متعلق تغیرات۔ گردانیں۔ ابواب ثلاثی مجرد۔ صیغہ جات۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول وغیرہ پڑھائے۔ نحو میں سے معرب اور مبنی اعراب کی قسمیں۔ مرفوعات۔ منصوبات۔ مجرورات

۳۔ بشارت احمد صاحب سندھی مولوی فاضل واقف زندگی نے تیسرا امیر المومنین کی لہے حدیثیں اور نماز باترجمہ پڑھائی۔ اور قرآن کریم کا پہلا پارہ ترجمہ سے ختم کیا۔ اس تعلیم کے علاوہ مندرجہ ذیل لیکچر عام واقفیت کے لئے کروائے گئے۔ ہر لیکچر کم از کم ایک گھنٹہ کا تھا۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ۔ از حضرت مرزا ناصر احمد صاحب

(۲) " " " ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا۔

(۳) حقیقۃ الرؤیا والالہام۔ چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان۔

(۴) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحیثیت موعود کل ادیان۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر

(۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائیبل۔ شیخ عبد الخالق صاحب معلم الواقفین۔

(۶) پیشگوئی مصلح موعود۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی

(۷) نظام کائنات۔ ڈاکٹر چودھری عبد الواحد صاحب آف فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔

(۸) دوسرا لیکچر نظام کائنات۔ " " "

(۹) تنظیم و اطاعت۔ قاضی محمد نذیر صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج

(۱۰) فتنہ پیغامیت۔ " " " " " " "

(۱۱) سچ و دیانت۔ مولوی عبد المنان صاحب عمر ایم۔ اے

(۱۲) نظام سلسلہ احمدیہ۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب واقف زندگی۔

(۱۳) تحریک وقف زندگی۔ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر

(۱۴) تحریرات مولوی ثناء اللہ صاحب پر تبصرہ۔ حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری۔

(۱۵) اسلام اور اشتراکیت۔ صاحبزادہ میاں عباس احمد صاحب

(۱۶) تربیت و اصلاح۔ چودھری غلام یٰسین صاحب مہتمم تربیت و اصلاح۔

(۱۷) نظام خدام الاحمدیہ اور ہمارا لائحہ عمل۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۱۸) الوداعی نصائح۔ حضرت صاحبزادہ ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

(۱۹) ذکر حبیب علیہ السلام۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی

(۲۰) " " سردار عبد الرحمٰن صاحب سابق (مہر سنگھ)

(۲۱) " " حضرت مولوی شیر علی صاحب

(۲۲) برکات خلافت۔ چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

اس کے علاوہ سردار عبد الرحمٰن صاحب سے طلباء نے کچھ گورمکھی بھی سیکھی تھی۔ ظہر سے عصر تک کا وقت طلباء مسجد مبارک میں گذارتے۔ اور مسجد مبارک کی لائبریری سے کتابیں لے کر پڑھتے۔ طلباء نے دو دو یا تین تین کتب ان ایام میں خود پڑھیں۔ ایک دن طلباء اساتذہ کی ہمراہی میں نہر پر ٹرپ کے لئے گئے۔ اس کلاس میں کل ۲۵ طلباء شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۴ باہر سے آئے۔ ان کی رہائش کا انتظام مہمانخانہ میں کیا گیا۔ ۱۰ر مئی ۱۹۴۵ء کو اس تعلیمی کورس کا آخری دن تھا۔ طلباء دینیات کلاس کو حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں شرف ملاقات بخشا اور قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا۔ حضور نے آئندہ کے لئے اس کلاس کے متعلق نہایت قیمتی ہدایات دیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ان طلباء کے لئے ۲۴ گھنٹوں کا پروگرام ہونا چاہیئے تھا۔ جس میں ہر کام کے اوقات مقرر ہوتے۔ ان ایام میں ان طلباء کو سخت محنت اور مسلسل محنت کرنے کی مشق کرائی جانی چاہیئے تھی۔ جس کے متعلق حضور نے تفصیلی ہدایات دیں۔ اسی طرح فرمایا کہ باہر سے آنیوالوں کی تعداد بہت کم ہے۔ کم از کم سو طالب علم باہر سے آنا چاہیئے تھا۔ آئندہ سال بہت پہلے تحریک شروع ہونی چاہیئے۔ ان سب طلباء کو ایک جگہ رکھا جائے۔ تین چار نگران ہر وقت ان کے ساتھ رہیں۔ جو اپنے عمل سے ان پر اثر ڈالیں۔ *

* ان ایام میں طلباء کو باقاعدہ تہجد پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس سال پہلی جاریہ کلاس کھولی ہے۔ اور ۴ اس دفعہ انتظام میں کئی قسم کے نقائص رہ گئے۔ اب بہت سے تجربات حاصل ہو چکے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور حضور کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے۔ آئندہ انشاء اللہ نسبتاً زیادہ شاندار نتائج پیدا [illegible] کی امید ہے۔ اسی دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء نے اس کلاس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور ان کی دینی معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ خاکسار بشارت الرحمٰن منتظم دینیات کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اشاعت شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۴۰۲ منکہ عالم بی بی زوجہ مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل قوم جٹ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن بھامڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مبلغ دو صد اسی روپیہ (۲۸۰) نقد موجود ہیں۔ اور مبلغ یکصد روپیہ مہر ہے۔ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میزان ۲۸۰/- روپے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ عالم بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: محمد ابراہیم مولوی فاضل خاوند موصیہ۔ گواہ شد: مرزا عبدالحمید کارکن صدر انجمن احمدیہ۔

نمبر ۸۴۰۰ منکہ سردار بیگم زوجہ مستری احمد دین صاحب معمار قریشی قوم راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند۔ بونی طلائی قیمتی ۲۵/-۔ انگوٹھی طلائی ۱۲/-۔ چھلیاں نقرہ ۲/-۔ کانٹے طلائی ۸/-۔ نتھ زنجیری نقرہ ۱/-۔ میں اس مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:- سردار بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: محمد احمد قریشی دارالفتوح۔ گواہ شد: محمد یوسف آفندی مولوی فاضل۔

نمبر ۸۳۹۹ منکہ سکینہ بیگم زوجہ عبدالکریم صاحب قوم شیخ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے اسوقت مندرجہ ذیل زیور ہیں۔ سنگاوٹی طلائی بوزنی ڈیڑھ تولہ۔ کانٹے طلائی ایک تولہ۔ کلپ طلائی نصف تولہ۔ انگوٹھی طلائی نصف تولہ۔ کل ساڑھے تین تولہ اور نرخ مروجہ کے مطابق ۲۵۰/- روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ ۵۰۰/- روپے مہر ہے جو ذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ فی الحال جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ دے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:- سکینہ بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد: عبدالکریم ثریا بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- عبدالرحیم ثریا دارالفضل

نمبر ۸۳۹۱ منکہ زینب النساء بیگم زوجہ بابو احمد جان خان صاحب مرحوم قوم پٹھان عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ شوہر مرحوم تھا جو میں نے ان کو وفات کے بعد بوجہ نہ ہونے کوئی جائیداد کے معاف کر دیا ہے۔ اسوقت میرے پاس از قسم زیور ایک تیلی طلائی قیمتی ۵/- اس کے علاوہ ۱۰۰/- روپے نقد موجود ہیں۔ میں اپنی جائیداد موجودہ مذکورہ بالا مبلغ ۱۰۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کر کے مبلغ ۱۱/- روپے نقد داخل خزانہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- زینب النساء بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد خان۔ گواہ شد نذر احمد کارکن نظارت امور عامہ۔ گواہ شد علی محمد اصحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۹۰ منکہ حلیمہ زوجہ محمد عثمان صاحب قوم کھچی پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۵ سال ساکن بستی رنداں چاہ ماہی والہ ڈاکخانہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں اسوقت اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ۸ ۱/۴ بیگھے زمین ہے جس کی قیمت بازاری ۱۶۰۰/- روپے بنتی ہے۔ اور میری منقولہ جائیداد صرف ایک بھینس و بکریاں ہیں جن کی قیمت مبلغ ۶۰/- روپے۔ میری زمین ۴۰۰/- روپے میں گروی ہے۔ اس میں صدر انجمن احمدیہ خزانہ ہوگی۔ چندہ ششماہی پیداوار پر دیتی رہوں گی اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی۔ میری مہر کی رقم کا زیور کوئی نہیں الامۃ حلیمہ موصیہ۔ گواہ شد:- محمد عثمان خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبدالقدوس سیکرٹری مال بستی رنداں۔

نمبر ۸۳۸۹ منکہ سیدہ حفیظہ بیگم زوجہ ملک محمد علی خان صاحب قوم سید عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰۰/- زیور طلائی اندازاً انیس تولہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ سیدہ حفیظہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد: سید عبدالحی آف منصوری والد موصیہ۔ گواہ شد:- ملک محمد علی لیفٹیننٹ انڈین آرٹلری انبالہ چھاؤنی۔

نمبر ۸۳۸۶ منکہ بھراں بیگم زوجہ عبدالرحمن صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال ساکن حمزہ غوث ڈاکخانہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں دس روپے ماہوار جیب خرچ مجھے خاوند سے ملتا ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:- بھراں بیگم موصیہ۔ گواہ شد عبدالرحمن خاوند موصیہ بی اے پلیڈر سیالکوٹ۔ گواہ شد شیخ عبدالغنی آنریری انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد (چوہدری) اللہ دتہ نائب امیر سیالکوٹ

نمبر ۸۳۸۴ منکہ بھاگن بی بی بیوہ چوہدری عبدالعزیز صاحب مرحوم۔ قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن عزیز پور ڈگری ڈاکخانہ بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس زیور قیمتی ۲۰۰/- کا موجود ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:- بھاگن بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد- رحمت خان پسر موصیہ۔ گواہ شد- غلام غوث۔ گواہ شد- محمد ابراہیم سیکرٹری مال عزیز پور ڈگری۔ گواہ شد- علی محمد اصحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۸۳ منکہ بشیر الدین ولد شبراتی قوم شیخ پیشہ درزی عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن موضع اکبرپور ڈاکخانہ خاص ضلع فرخ آباد صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اپنی ماہوار آمدنی ہو اس سے دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے ایک باغ کا حصہ ۱۳ بیسوے اور ایک کھیت کا حصہ سولہ بیسوے ہیں۔ ان کا بھی دسواں حصہ ادا کروں گا۔ دو مکانوں میں سے میرا تیسرا حصہ ہے۔ اس کا بھی دسواں حصہ ادا کروں گا۔ میری ماہوار آمدنی بیس روپے ماہوار ہے۔ اگر میری وفات کے بعد اور جائیداد ثابت ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مجھے منظور ہے العبد بشیر الدین بقلم مولوی منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد محمد شفیع۔ گواہ شد:- محمد اسمٰعیل۔

نمبر ۸۳۷۹ منکہ اقبال بیگم زوجہ عبدالرحمن صاحب قوم ککے زئی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حمزہ غوث ڈاکخانہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت خاص کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ صد روپیہ۔ جیب خرچ میرا خاوند دس روپے ماہوار دیتا ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی علاوہ ازیں میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور حق مہر کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گی۔ الامۃ- اقبال بیگم بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد: عبدالرحمن خاوند موصیہ- بی-اے پلیڈر سیالکوٹ۔ گواہ شد شیخ عبدالغنی آنریری انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- چوہدری اللہ دتہ نائب امیر سیالکوٹ شہر

نمبر ۸۳۷۸ منکہ امۃ الباری بیگم بنت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب قوم مغل عمر ساڑھے سولہ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت سوائے دس ہزار روپیہ نقد کے کوئی اور ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ مجھے والدین کی طرف سے مبلغ بیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر بعد میں میری آمد میں کوئی اضافہ ہو جائے۔ تو اس کے دسویں حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح جو جائیداد میری وفات پر میری ثابت ہو تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامۃ:- امۃ الباری

گواہ شد:- مرزا شریف احمد والد موصیہ

گواہ شد:- مرزا بشیر احمد قادیان

نمبر ۸۲۷۷ - امۃ اللطیف ناہید زوجہ شیخ منصور احمد صاحب قوم شیخ عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد حسب ذیل ہے ہار آٹھ صد روپیہ کانٹے وزنی ۸ ماشہ - نقیاں ایک جوڑی - سنگار پٹی ایک - انگوٹھی ایک - ان زیورات کی کل قیمت ۱۳۴۱/- روپے ہے - میں اس سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں یہ وصیت میری آئندہ ہر قسم کی آمد اور جائیداد پر حاوی ہوگی - اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد :- امۃ اللطیف ناہید موصیہ حال کنری سندھ گواہ شد :- ناصر احمد واقف زندگی - گواہ شد ڈاکٹر احمد دین کنری - گواہ شد :- منصور احمد خاوند موصیہ

۸۲۷۶ - امۃ اللہ بیگم زوجہ سید غلام یٰسین شاہ صاحب قوم سید عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان مسجد فضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - زیورات کی تفصیل کڑے طلائی وزنی ۴ تولے - گلوبند طلائی ۶ ۱/۲ تولہ - چوڑیاں طلائی ۵ تولہ ۱ ماشہ - انگوٹھی طلائی ۴ ماشہ ۵ رتی

(۲) مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ میں نے اپنے خاوند سے بصورت زیورات جن کی تفصیل اوپر دی گئی ہے وصول کر لیا ہے میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز یہ کہ جو جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو - اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد :- امۃ اللہ بقلم خود - گواہ شد محمد اقبال حسین ہیڈ ماسٹر کرتارپور - گواہ شد سید محمد اشرف

نمبر خریداری کے بغیر دفتر

زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا - (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سان فرانسسکو ۲۵ رمئی۔ محکوم ممالک کے ٹرسٹی شپ سسٹم کے متعلق پانچ بڑی طاقتوں میں مکمل سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اب صرف ایک دو پوائنٹس کے متعلق روس کے جواب کا انتظار کیا جارہا ہے۔ اس کے بعد اس سلسلہ میں تمام جھگڑا ختم ہوجائے گا۔ زیر انتداب ممالک میں سیلف گورنمنٹ کا نعم البدل آزادی قرار دیا جائیگا۔

واشنگٹن ۲۵ رمئی۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے امریکن کانگرس کے نام اپنے پیغام میں جو پٹہ اور ادھار کی امداد کو جاری رکھنے کے سلسلے میں تھا۔ یہ بتایا ہے۔ کہ امریکہ جاپان پر بڑا حملہ کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ اب جبکہ یورپ کی جنگ ختم ہو چکی ہے۔ برطانیہ کے لوگ یہ امید ہی لگائے بیٹھے تھے۔ کہ خوراک کے راشن میں خاطر خواہ اضافہ کر دیا جائیگا۔ لیکن برطانوی وزیر خوراک نے واشنگٹن سے واپسی پر برطانیہ کے لوگوں کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ خوراک کے راشن میں مزید کمی کے لئے تیار رہیں۔

یروشلم ۲۵ رمئی۔ دریائے جورڈن کی وادی میں بیسن کے رقبہ میں نامعلوم اشخاص نے تیل کی پائپ لائن کو توڑ کر نقصان پہنچایا ہے اس علاقہ میں تار کے کھمبوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ یروشلم کے غیر سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اس وقت اس پائپ لائن کے تیل کی جاپان کے خلاف جنگی کارروائیوں میں ضرورت ہے۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ ہندوستان کے متعلق لیبر پارٹی کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر ارنسٹ بیون نے جو بیان دیا ہے۔ یہاں سیاسی حلقوں میں اسے بھاری اہمیت دی جارہی ہے۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ لیبر پارٹی انتخابات کے دوران میں ہندوستان کے سوال پر بھی مخالف امیدواروں کا مقابلہ کریگی۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ آنریبل چودھری سر ظفراللہ خان صاحب نے ایک انٹرویو میں ہندوستان کے متعلق مسٹر بیون کے بیان پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کے متعلق لیبر پارٹی کی پالیسی کے ضمن میں مسٹر ارنسٹ بیون کا بیان نہایت اہم ہے۔ اس سے ہندوستانیوں کی تسلی ہوگی۔ آئندہ جنرل انتخابات میں اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار آگئی۔ تو ہندوستان کو معلوم ہوجائیگا۔ کہ سیلف گورنمنٹ کے حصول کے مسئلہ میں اس کی پوزیشن کیا ہے۔ لنڈن کے ہندوستانی حلقوں میں مسٹر ارنسٹ بیون کے اعلان کو بھاری اہمیت دی جارہی ہے۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ لیبر پارٹی ہندوستان کے مسئلہ کو بھی انتخابی مہم کا سوال بنائے گی۔

بیروت ۲۵ رمئی۔ لبنان گورنمنٹ کے فیصلہ کے مطابق تین دن ہوئے۔ جو ہڑتال ختم ہوگئی تھی۔ وہ کل پھر شروع ہوگئی ہے۔ امریکن یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنا مالی سال چودہ دن پہلے ختم کر دیا جائے۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ جرمنوں نے یورپ کے عجائب خانوں اور آرٹ گیلریوں سے نوادر کے جو خزانے لوٹے تھے۔ ان کی برآمد کا سلسلہ جاری ہے۔ برطانوی اور امریکن عسکریوں کا چھوٹا سا گروہ اس مال مسروقہ کو مختلف کونوں اور گوشوں سے برآمد کرا رہا ہے۔ نوادر کے یہ خزانے اس قدر بیش قیمت ہیں۔ کہ ان کی مالیت کا اندازہ خواب میں بھی لگایا نہیں جا سکتا۔ ماہرین فن کا بیان ہے۔ کہ صرف رنگین تصاویر کی مالیت جو جرمنوں کے قبضہ میں آگئی تھیں۔ پونے چودہ کروڑ پونڈ ہے۔

ٹورنٹو ۲۵ رمئی۔ ۲۳ رمئی کو مونٹریل اور ٹورنٹو کے رقبات میں خوفناک طوفان باد و باراں کی وجہ سے ۲ لاکھ ۲۰ ہزار انسانی نفوس ہلاک ہوگئے۔ آندھی کی رفتار ۷۵ میل فی منٹ تھی۔ صوبہ کیوبک میں بھی کافی نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ مسٹر اٹیلی۔ مسٹر بیون مسٹر ہربرٹ مارلیسن اور مسٹر ڈالٹن اب بلیک پول سے لنڈن آجائینگے۔ اور اپنے دفتروں کی مہریں ملک معظم کے حوالے کر دینگے۔

مانٹریل ۲۵ رمئی۔ رائل ایرفورس کا آزمائشی پرواز کرنے والا طیارہ لنکاسٹر "ایرز" ۲۲ رمئی کو قطب شمالی کی پرواز پر روانہ ہوگیا۔ قطب شمالی کے لئے یہ مسلسل پرواز جو تاریخ میں طویل ترین پرواز ہے۔ پانچ ہزار چار سو میل مسافت کی ہوگی۔ اس طیارہ میں تمام ضروری سامان مہیا کیا گیا ہے۔ یہ طیارہ قطب شمالی ہوتا ہوا انگلستان کی طرف پرواز کریگا۔ پرواز کی غرض و غایت ہے کہ خطہ قطب شمالی میں جہازرانی کی کیفیت کا بغور مطالعہ کرے۔ اور یہ بھی معلوم کرے۔ کہ ملاحوں اور انجنوں پر خطہ قطب شمالی کی آب ہوا کا کیا اور کس قدر اثر ہوتا ہے۔

واشنگٹن ۲۵ رمئی۔ صدر امریکہ مسٹر ہیری ٹرومین نے امریکی کانگرس کو مخاطب کرتے ہوئے امریکہ کے ادھار پٹہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ہندوستان کی ان خدمات کو سراہا۔ جو اس نے جنگ کے دوران میں اتحادیوں کو جنگی سامان بہم پہنچانے میں سرانجام دی ہیں۔ صدر ٹرومین نے کہا۔ کہ ہندوستان نے چین کو ۴۶½ کروڑ ڈالر کا سامان بہم پہنچایا۔ اور جنگ کے دوران میں ہندوستان کے صنعتی کارخانوں نے بیشمار سامان تیار کر کے اتحادیوں کو نمایاں مدد دی۔

لاہور ۲۵ رمئی۔ لاہور میں ہیضہ سے ایک موت دریائے راوی کے قریب کوٹ شیر خاں میں ہوئی ہے۔ اور ایک کیس جسے شفا ہوگئی۔ سنگھ پورہ میں ہوا۔

روم ۲۵ رمئی۔ کمیونسٹ اور سوشلسٹ پارٹیوں نے مزدوروں کے اتحاد کے پیش نظر تعاون کرنا منظور کرلیا ہے۔ اٹلی کی نئی گورنمنٹ کا وزیراعظم سوشلسٹ پارٹی کا لیڈر سیٹر نینی ہوگا۔

پیرس ۲۵ رمئی۔ ۲۳ رمئی کی رات کو ایک روسی جرنیل نے سپریم ہیڈ کوارٹروں کی ایک نمائندہ پارٹی کو بتایا۔ کہ ہٹلر یکم مئی کو ایک انجکشن کے بعد چانسلری میں مرگیا تھا۔ اور اس کے بعد اسکی لاش کو جلا دیا گیا تھا۔ یہ انجکشن ہٹلر کے ذاتی ڈاکٹر نے کیا تھا۔

کانڈی ۲۵ رمئی۔ رنگون سے ۸۸ میل مغرب کی طرف بیسن دریا کے راستے جب ہماری فوجیں بندرگاہ بیسن تک پہنچیں۔ تو انہیں معلوم ہوا۔ کہ دشمن اسے خالی کرکے جاچکا ہے۔ بڑے بڑے گھاٹ تباہ ہوچکے ہیں۔ مگر پھر بھی بہت کچھ باقی ہے۔ برما کے دوسرے علاقوں سے دشمن کا کامیابی سے صفایا کیا جارہا ہے۔

واشنگٹن ۲۵ رمئی۔ خاص جاپان پر اتحادی حملہ برابر جاری ہے۔ آج جاپانیوں نے اعلان کیا کہ اتحادیوں نے پھر ٹوکیو پر بمباری کی ہے۔ اور صنعتی کارخانوں پر کثرت سے بم گرائے۔

واشنگٹن ۲۵ رمئی۔ اوکی ناوا پر اتحادی حملوں کا زور بڑھ جانے کی وجہ سے ٹوکیو ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں چین اور خاص جاپان میں اترنے والی ہیں۔

کانڈی ۲۵ رمئی۔ چینی فوجوں نے لیکانگ پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور اس سے دس میل آگے نکل گئی ہیں۔ یہ فوچاؤ کے قریب بندرگاہ ہے۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ یورپ میں اتحادی ملکوں کے آدمیوں کو اپنے گھروں میں بھیجنے کا انتظام شروع ہوگیا ہے۔ ۱۵ لاکھ روسیوں کو بھیجا جارہا ہے۔ اور ۷½ لاکھ امریکنوں کو بھیجا جاچکا ہے۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ کارنتھیا میں حالت درست ہوتی جارہی ہے۔ برطانوی افسر نازی افسروں کا صفایا کر رہے ہیں۔ ٹری ایسٹ پر ابھی تک یوگوسلاویہ کی حکومت ہے۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ آسٹریا میں فوجی حکومت قائم کردی گئی ہے۔

فلینز برگ ۲۵ رمئی۔ امیر البحر جنرل فان فریڈ برگ نے جو جرمن بحری فوج کے کمانڈرانچیف کے طور پر ڈونیز کے جانشین مقرر ہوئے تھے۔ خودکشی کرلی ہے۔ وہ ان اشخاص میں سے تھا۔ جس نے ہتھیار ڈالنے کے معاہدہ پر دستخط کئے تھے۔

پیرس ۲۵ رمئی۔ پیرس ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنرل ڈیگال نے ملاقات کرنے کے لئے صدر ٹرومین کی دعوت کو منظور کرلیا ہے۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ کل جارج برنارڈ شا نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ انڈیا آفس کو بند کرنے کے لئے لیبر پارٹی کی طرف سے جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

واشنگٹن ۲۵ رمئی۔ کل ٹوکیو پر جو بمباری کی گئی۔ اس کے پندرہ گھنٹے کے بعد بھی اس صنعتی علاقہ سے دھوئیں کے بادل اٹھتے ہوئے دیکھے گئے۔ جاپانی وزیراعظم نے اپنے ہوائی بیڑے کے متعلق بےچینی ظاہر کی ہے۔ کل انہوں نے سو سے زیادہ جہاز بنانے والے نمائندوں کی کمیٹی بلائی۔ اور ان سے کہا۔ کہ پہلے سے دگنے جہاز بنانے شروع کردو۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ ہملر نے خودکشی کرلی ہے۔ اس نے اتحادی جنگی قیدیوں پر ظلم کرنے کے لئے طرح طرح کے کیمپ بنائے تھے۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ مسٹر چرچل ایک دو دن تک عارضی حکومت کے وزیروں کے نام بادشاہ سلامت کے پیش کردیں گے۔

لنڈن ۲۵ رمئی۔ برطانیہ میں ایک نئی قسم کا بمبار بنا

لنڈن ۲۵ رمئی۔ کل بادشاہ اور ملکہ سے برطانوی سلطنت اور نوآبادیات کے دو ہزار جنگی قیدیوں نے ملاقات کی ان میں ہندوستانی افسر اور سپاہی بھی شامل تھے۔